## سوال

(186) سالانہ لگان دینا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید نے بکر سے ایک ہزار روپیہ قرض لے کے بکر کے اطمینان کےلئے اس کے پاس دس بیگھ زمین قابل زراعت گرو رکھ دی روپیہ کی واپسی تک بکر کے واسطے آراضی مرہونہ سے بلا معاوضہ انتفاع کےلئے اس کے پاس دس بیگھ زمین قابل زراعت گرو رکھ دی روپیہ کی واپسی تک بکر کے واسطے آراضی مرہونہ سے بلامعاوضہ انتفاع صریحی سود ہونے کی وجہ سے ناجائز۔ اورزمین پرتی چھوڑرکھنے پر حکومت کی طرف سے قبضہ کرلینے نیز دیگر فسادات کا اندیشہ ہے لہذا لہذا فریقین آپس کی رضامندی سے یہ طے کرتے ہیں کہ بکر آراضی مذکورہ سے اس شرح لگان پر نفع اٹھاتا رہے جس لگان پر زمین یا اس جیسی زمین سے دوسرے لوگ کاشت کرتے اور نفع اٹھاتے ہیں جن سے قرض وغیرہ کا علاقہ نہین رہتا تو بکر کےلئے قرض کے ادائے گی تک اس زمین سے اس طرح نفع حاصل کرنا جائزہے یا نہیں ؟

2۔ حامد نے خالد سے پانچ سوروپیہ قرض لے کر اس کو پانچ پیگھ آراضی اس شرط پر دے دی کہ ادائے گی قرض تک دوروپیہ فی بیگھ سالانہ لگان دے کر نفع حاصل کرتے رہو حالاں کہ وہ آراضی چھ روپیہ فی بیگھ سالانہ لگان پر حامد سے دوسرے آدمی جس سے لین دین کا تعلق نہیں لینے کےلئے تیار ہیں۔ نیز اورلوگ اسی قسم کی زمین اس شرح لگان پر ٹھاتے رہتے ہیں۔ توکیا اس صورت میں خالد کےلئے یہ انتفاع جائز ہے ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دوسرے سوال میں زمین مرہونہ سے فائدہ اٹھانے کی جو صورت ذکر کی گئی ہے بلاشبہ ناجائز ہے۔ یہ ظاہ 9 رہے کہ ایک بیگھ زمین میں دوروپیہ سالانہ لگان سے بہت زائد رقم کا غلہ پیدا ہوتا ہے اورزائد رقم کے غلہ سے فائدہ اٹھانا کھلاہوا سود ہے پس خالدلئے اس زمین مین مرہونہ انتفاع بصورت مذکورہ شرعاناجائز ہے کل قرض جر منفعہ فہوربا اخرجہ البیھقی موقوفا علی ابن مسعود وعبداللہ بن سلام وابن عباس وفضالۃ بن عبید (5/349) ہاں پیداوار سے لگان مذکورہ اورخرچ واخراجات وضع کرلینے کے بعد جس قدر غلہ بچے اس کو قرض میں کرلیا جایا کرے تواس طرح خالد کےلئے زمین مذکورہ سے انتفاع جائز ہوگا۔

عَنْ سَمُرَةَ «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - كَانَ يَقُولُ : " مَنْ رَهَنَ أَرْضًا بِدَيْنٍ عَلَيْهِ ، فَإِنَّهُ يَقْضِي مِنْ ثَمَرَتِهَا مَا فَضَلَ بَعْدَ نَفَقَتِهَا ، وَيُقْضَى ذَلِكَ لَهُ مِنْ [ حِينِهِ ذَلِكَ ] الَّذِي عَلَيْهِ بَعْدَ أَنْ يُحْسَبَ لِصَاحِبِهَا الَّذِي هِيَ عِنْدَهُ عَلَفُهُ وَنَفَقَتُهُ بِالْعَدْلِ» ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ ، وَفِي إِسْنَادِهِ مَسَاتِيرُ   والمناوی فی الجامع الازہر : فی اسنادہ مساتیر وعن طاؤس قال : فی کتاب معاذ بن جبل " من رہن أرضا بدین علیہ فإنہ یقضی من ثمرتہا ما فضل بعد

نفقتها يقضى ذلك من دينه الذي عليه بعد أن يحسب لصاحبها الذي هي عنده عمله ونفقته بالعدل". "طب عن سمر "من رهن أرضا بدين عليه فإنه يقضى من ثمرتها ما فضل بعد نفقتها يقضى ذلك من دينه الذي عليه بعد أن يحسب لصاحب الرهن من عام حج النبى صلى الله عليه وسلم اخرجه عبدالرزاق (كنزالعمال 3/228)

پہلے سوال میں احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ قرض کی ادائے گی تک اس زمین سے بصورت مذکورہ بکر نفع نہ حاصل کرے الایہ کہ زمین کی پیداوار سے بعد وضع اخراجات جو باقی بچے وہ قرض میں محسوب کرلیا جیسا کہ گذرچکا۔

عام شرح لگان پر نفع اٹھانے کی اجازت دینا بظاہر اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ قرض رہن کے بعد مرتہن بکر نے راہن زید سے اس زمین گے کرایہ یا اجارہ پرلینے کا نیا معاملہ کیا اس حیثیت سے بکر کےلئے اس زمین سے انتفاع جائز ہونا چاہئے۔

ابن قدامہ المغنی 6/509میں لکھتے ہیں: فَاَمَّا اِن کَانَ الاِنتِفَاعُ بِعِوَضٍ، مِثلُ اِن استَأجَرَ المُرتَہَنُ الدَّارَ مِنَ الرَّاہِنِ بِأُجرَۃِ مِثلِہَا، مِن غَیرِ مُحَابَاۃٍ، جَازَ فِی القَرضِ وَغَیرِہِ، لِکَونِہٖ مَا انتَفَعَ بِالقَرضِ، بَل بِالاِجَارَۃِ، وَاِن حَابَاہُ فِی ذٰلِکَ فَحُکمُہٗ حُکمُ الاِنتِفَاعِ، بِغَیرِ عِوَضٍ، لَایَجُوزُ فِی القَرضِ، وَیَجُوزُ فِی غَیرِہٖ

اور اگران امور کا لحاظ کیا جائے کہ زید نے بکر کو عام شرح لگان پر نفع اٹھانے کے کی اجازت قرض کی وجہ سے دی ہے اور فی الواقع قرض اور رہن رکھنے کے وقت ہی اس کی یہ نیت ہوتی ہے اور یہ ہر دو حدیث مذکور میں ارض مرہونہ سے انتفاع کی جو صورت بیان کی گئی ہے فریقین کی تجویز کردہ صورت اس کے علاوہ ہے اور یہ بعض لوگ اپنی زمین عام شرح لگان پر بھی اس شخص کو دیتے ہیں جو قرض میں ان کو ایک بڑی رقم دے تو ان امور کا مقتضی یہ ہے کہ بکر کےلئے مرہونہ زمین سے بصورت مذکورہ فی السوال نفع اٹھانا جائز نہیں ہونا چاہئے ایسی حالت میں میرے نزدیک احتیاط اسی میں ہے کہ بکر ارض مرہونہ سے بصورت مذکورہ فی السوال فائدہ حاصل نہ کرے واللہ اعلم

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

### جلد نمبر 2۔کتاب الرہن

### صفحہ نمبر 384

### محدث فتویٰ